مخمس

درمدح امام عاشر حضرت علی نقی علیہ السلام

سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

(۱)

زباں سے کیسے کہیں ہم کہ دل ہے کاہش جاں
ہے دل تو ایک مگر دل میں لاکھ ہیں ارماں
یہ بات اور ہے فتنے کا ہے یہی ساماں
اسی میں راز محبت بھی ہوتا ہے پنہاں
یہی وہ دل ہے اٹھاتا ہے جو غم ہجراں

(۲)

کبھی تو کہتے ہیں اس دل کو ہم دل ویراں
کبھی یہ ہوتا ہے قسمت سے منزل جاناں
ہم اپنی جان کو اس پر نہ کیوں کریں قرباں
ذرا سی چیز اور اس کے ہزارہا خواہاں
نہیں شک اس میں کہ دل کا وسیع ہے داماں

(۳)

یہی وہ دل ہے جو خوف و رجا کا مسکن ہے
یہی وہ دل ہے جو مہر و وفا کا گلشن ہے
یہی وہ دل ہے جو حلم و حیا کا معدن ہے
یہی وہ دل ہے جو لطف و عطا کا مخزن ہے
اسی میں سارے جہاں کی ہے داستاں پنہاں

(۴)

اسی میں جذبۂ الفت کو موجزن پایا
اسی کا ہر عمل نیک و بد پہ ہے سایا
یہی ہے دین کا دنیا کا بھی یہ سرمایا
یہی ہے کعبے کا ہمسر اور اس کا ہمپایا
اسی میں معرفتِ حق کے راز ہیں پنہاں

(۵)

یہ جذب دل ہے جو مجھ کو مدینہ لے کے چلا
ہے رشک وادئ ایمن جہاں کا ہر ذرا
نبیؐ کے گھر میں محمد اک اور آج آیا
امام خلق جو ہے، ہے لقب نقیؑ جس کا
اسی سے پائے گا انساں تقرب یزداں

(۶)

یہ اس صدف کے گہر ہیں نہیں ہے جس کا جواب
یہ بحر جود و سخا کے ہیں گوہر نایاب
بجز نبیؐ کے ملے کس کو لعل یوں شب تاب
جہاں میں در سے انہیں کے کھلے علوم کے باب
نہ شہر علم بھی کس طرح ان پہ ہو نازاں

(۷)

فرشتے عرش سے آئے ہیں تہنیت دینے
نبیؐ کے لال پہ سب جان و دل سے ہیں صدقے
شرف حضوری کا قسمت سے مل گیا ہے جسے
زیارت آج امام دہمؑ کی کی اس نے
تقیؑ کی گود میں ہے آج پارۂ قرآں

(۸)

ہے جس کا تابع فرماں ہر ایک جن و بشر
جو آڑے وقت میں دین خدا کی ہوگا سپر
جو چین ہے دل مادر کا اور جان پدر
تقیؑ کے ہاتھوں پہ اس طرح ہے وہ نور نظر
کہ جیسے رحل پہ رکھا ہو پارۂ قرآں

(۹)

جسے ملا نہ کسی سے ہو کچھ وہی ترسے
ملا ہے ہم کو تو سب کچھ رسول کے گھر سے
نصیب ہو جو زیارت کبھی مقدر سے
لگائیں مرقد پرنور دیدۂ تر سے
ہے دل میں عاصیؔ ناشاد کے یہی ارماں

مدح شفیعۂ حشر حضرت بنت پیمبرؐ

شاعر سفینہ جناب قاسم شبیر نقوی نصیر آبادی اعلی اللہ مقامہ

میرا مطلع عصمت تخئیل کی تحریر ہے
یا شعاع نور سے کھینچی ہوئی تصویر ہے

آیۂ تطہیر تو اک مطلع توقیر ہے
جتنی تیری عمر ہے تطہیر ہی تطہیر ہے

چار جانب اک حصار چادر تطہیر ہے
تیرا پردہ غیرت اسلام کی تشہیر ہے

حیدرؑ و زہراؑ ہیں یوں اہل یقیں کے سامنے
بولتے قرآں کی جیسے بولتی تفسیر ہے

ہے وہی حسنِ عمل حسنِ یقیں حسنِ نگاہ
فاطمہ پیغمبری کی دوسری تصویر ہے

ساری مائیں عالم اسلام کی اس پر نثار
مادر امت وہ ہے جو مادر شبیر ہے

تیری معصومی کے شاہد ہیں تیرے گیارہ پسر
تیری عصمت خود ہے آیت اور خود تفسیر ہے

خود رسول اللہ بھی اٹھیں تری تعظیم کو
یہ بلندی صنفِ نسواں کی نئی توقیر ہے

تیرا ممنون دعا تھا اس کا انجام جہاد
تجھ سے محو گفتگو جس ہاتھ کی شمشیر ہے

چھاؤں میں ایمان کی امت رہیگی حشر تک
کتنی سایہ دار تیری چادرِ تطہیر ہے

تیری سیرت کا تتمہ صبر زینبؑ کا کمال
تیری محنت کا نتیجہ محنت شبیر ہے

اس میں ہیں تیری ریاضت کی منور آیتیں
جو صحیفہ کربلا کی خاک پر تحریر ہے